یعقوب نظامی کے سفرناموں میں فلیش بیک کی تکنیک: ایک مطالعہ

Flashback technique in the travelogues of Yaqoob Nizami: A study

ڈاکٹر محمد یوسف [i]   گلشن عزیز [ii]   ڈاکٹر عنبرین خواجہ [iii]

Abstract:

The techniques of flash back in Urdu Literature are the most successful description is its physical quality as it takes the audience back to the past world. It is a technique that brings back the episodes or events that have already occurred. Yaqoob Nizami success fully exploited the flash back technique in his travelogues. In his travelogues, Yaqoob Nizami, along with his personal observations and experiences, has also presented ancient societies, civilizations, arts, architecture, politics, education, poetry, and traditions in the context of the present. Yaqoob Nizami uses the flashback technique in such a way that many events that happen in a person's life become imprinted in his mind in such a way that a similar event occurs again in his life and then he the events of the past appear in the unconscious in the form of writing or speech due to the mutual similarity of the events of the present. Yaqoob Nizami has made the past observations and experiences coupled with the events and observations of the present as a means of bringing the past observations and experiences to the fore. Animations look crisp and clear. He has relived these observations and experiences through the flashback technique.

Keywords: *Flashback, Technique, Travelogues, Societies, Civilizations, Arts, Architecture, Politics, Education, Poetry, Traditions, Yaqoob Nizami.*

اردو ادب میں فلیش بیک کی تکنیک سب سے کامیاب واقع ہوئی ہے۔ اس کی طبعی خوبی ہے کہ یہ قاری کو ماضی کی دنیا میں واپس لے جاتی ہے۔ یہ ایک تکنیک ہے جو پہلے سے پیش آنے والے واقعات یا واقعات کو واپس لاتی ہے۔ یعقوب نظامی نے اپنے سفرناموں میں فلیش بیک تکنیک کو خوب صورتی سے برتا ہے۔ اپنے سفرناموں میں یعقوب نظامی نے اپنے ذاتی مشاہدات اور تجربات کے ساتھ ساتھ قدیم معاشروں ، تہذیبوں ، فنون ، فنِ تعمیر ، سیاست ، تعلیم ، شاعری اور روایات کو بھی دورِ حاضر کے تناظر میں پیش کیا ہے۔ یعقوب نظامی فلیش بیک تکنیک کا استعمال اس طرح کرتے ہیں کہ انسان کی زندگی میں پیش آنے والے بہت سے واقعات اس کے ذہن میں اس طرح نقش ہو جاتے ہیں کہ اس کی زندگی میں دوبارہ ایسا ہی واقعہ رونما ہوتا ہے اور پھر وہ ماضی کے واقعات لاشعور میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ موجودہ واقعات کی باہمی مماثلت کی وجہ سے تحریر یا تقریر کی شکل میں یعقوب نظامی نے ماضی کے مشاہدات اور تجربات کو حال کے واقعات اور مشاہدات کے ساتھ ملا کر ماضی کے مشاہدات اور تجربات کو منظر عام پر لانے کا ذریعہ بنایا ہے جس سے متحرک تصاویر اور واضح نظر آتی ہیں۔ اس مقالے میں یعقوب نظامی کے سفرناموں میں اسی تکنیک کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: فلیش بیک ، تکنیک ، سفرنامے ، معاشرے ، تہذیب ، فنون ، فن تعمیر ، سیاست ، تعلیم ، شاعری ، روایات ، یعقوب نظامی۔

تکنیک یونانی زبان کے لفظ ’Techiko‘ سے انگریزی زبان اور پھر انگریزی سے اردو میں آیا۔ جس کے معنی ’فن‘ یا ’طریقہ کار‘ کے ہیں۔ کشاف تنقیدی اصطلاحات کے مطابق:

> تکینک سے مراد وہ طریقہ جس سے فن کار اپنے موضوع کو پیش کرتا ہے، جیسے بیانیہ تکنیک، ڈرامائی تکنیک، مکالمے کی تکنیک، خود کلامی کی تکنیک، روز نامچہ کی تکنیک وغیرہ۔[1]

[i] صدر نشین ، شعبہ اردو ، آزاد جموں و کشمیر یونی ورسٹی ، مظفر آباد۔(Corresponding Author)
[ii] اسکالر ایم فل ، شعبہ اردو ، آزاد جموں و کشمیر یونی ورسٹی ، مظفر آباد۔
[iii] اسسٹنٹ پروفیسر ، شعبہ کشمیر سٹڈیز ، آزاد جموں و کشمیر یونی ورسٹی ، مظفر آباد۔

تکنیک بنیادی طور پر مواد کو فن کے مختلف سانچوں میں ڈھال کر اس زبان و بیان کی جملہ فنی خوبیوں کی آمیزش ہے۔ شعرا اور ادبا جس طریقہ یا انداز کو اپنی تخلیق میں پیش کرتے ہیں اسے تکنیک کہا جاتا ہے۔ ان مختلف قسم کی تکنیکوں میں ایک اہم تکنیک فلش بیک کی بھی تکنیک ہے۔ فلش بیک تکنیک کی ایک تعریف یوں لکھی گئی ہے:

> ایک ایسی اصطلاح جو غالباً سینما سے لی گئی ہے اور جواب کسی ناول، کہانی، نظم یا ڈرامے کی گزشتہ قسط یا منظر کو دوبارہ بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اب فلش بیک تکنیک متواتر جدید افسانوی ادب میں استعمال ہوتی ہے۔[۲]

کسی بھی کہانی میں ایک کردار حال میں سوچتے ہوئے ماضی میں چلا جاتا ہے اور اپنے حال کو ماضی سے مربوط کرکے سوچتا ہے تو اسے فلیش بیک کہا جاتا ہے اکثر سفر نامہ نگار اس تکنیک کو استعمال کرتے ہیں، جس میں وہ کردار کو حال میں رکھتے ہوئے اس کی سوچ کو ماضی میں لے جاتے ہیں۔ اردو میں سفر نامہ اصناف نثر میں اظہار کی کامیاب ترین بیانیہ صورت ہے۔ اگر موضوعات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اردو میں مذہبی، سیاسی، تفریحی، تاریخی اور تحقیقی نوعیت کے سفر نامے ملتے ہیں۔ آج کا سفر نامہ ایک ادبی تخلیقی صنف کی شکل میں ڈھل چکا ہے۔ اس میں سیاح کی بصارت اور بصیرت کے ساتھ فن و تکنیک بھی شامل ہوتی ہے اسی بناپر عہد قدیم کی نسبت آج کے ترقی یافتہ زمانے میں سفر نامہ اپنے افسانوی اسلوب کی بدولت تکنیک کے جدید تجربات سے گزر رہا ہے۔ آج کا سفر نامہ نگار اپنے سامنے محض تاریخی حقائق اور جغرافیائی حالات کو ہی اہم تصور نہیں کرتا بلکہ اس کے سامنے متحرک مناظر کے پوشیدہ گوشے اور سائنسی و علمی ترقی کے راز قاری تک اپنی تمام تر فنی و تکنیکی قوت اور فہم و بصیرت سے اس طرح پیش کرتا ہے کہ اس کے بیانیہ تحیر و تجسّس کے جذبات و احساسات پیدا کرنے کے ساتھ مقابلے کا رجحان بھی پیدا ہو، یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب ایک سیاح بہترین ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتا ہے۔ اس کا اسلوب بیان جان دار ہوتا ہے۔ اس صورتحال میں ایک بہترین انداز یا طریقہ وہ ہے جس میں فلیش بیک تکنیک کا استعمال ہو چوں کہ فلیش بیک تکنیک سفر ناموں میں ایک خاص اسلوب کی نمائندگی کرتی ہے جو لکھنے والے کے وسیع مشاہدات اور تجربات کی مظہر ہے، یہاں مصنف ایک ایسا انداز لاتا ہے جو حال کے واقعات اور مشاہدات سے جوڑے ماضی کے واقعات اور تجربات کو منظر عام پر لانے کا وسیلہ بناتا ہے۔ اس کی بدولت ماضی کی متحرک تصاویر صاف

شفاف انداز میں تخیل کی رو میں بہہ کر صفحہ قرطاس پر منعکس ہو جاتی ہیں۔ چاہے منفی ہوں یا مثبت فلیش بیک تکنیک کے ذریعے ان تجربات و مشاہدات کو نئی زندگی ملتی ہے اور ادیب اس تکنیک کے استعمال سے تحریر میں خوبی اور گنج معنی آباد کرتا ہے۔ اس تکنیک کے ذریعے ادیب اپنے ذاتی کردار، علم، مشاہدے اور تجربے سے تکنیکی مہارت کو بروئے کار لا کر اعلادرجہ کا فن پارہ تخلیق کرتا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر سید اظہر حسین لکھتے ہیں:

> اردو اصناف سخن میں اگر صنف سفر نامہ پر نظر ڈالی جائے تو بیسویں صدی کے آغاز ہی سے بہت سے ادیبوں نے علمی، تفریحی اور مذہبی سفر نامے قلم بند کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جدید تکنیک کے تجربات سے سفر نامہ نگاری کے فن کو روز ناچوں، ڈائریوں اور خطوط کی تکینک سے بلند کرکے فلش بیک کو بیانیہ کا حصہ بنا کر سفر نامے کو تخلیقی اصناف سخن کے درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ دیگر اصناف سخن کے ساتھ سفر ناموں میں بھی ملکوں اور شہروں کی تہذیبی و ثقافتی یا علمی ترقی کے حوالہ سے تخیل کے بہاو کو اپنے ملک و قوم کی طرف موڑ کر ماضی و حال اور مستقبل کے تقابل و موازنہ کی کوشش میں معاشرتی رویوں، اقدار، رہن سہن اور مشاغل کے پیچھے پوشیدہ سوچوں کو فلش بیک کے ذریعہ اجاگر کیا ہے۔ انسانی نفسیات ہے جب وہ ان دیکھے جہانوں کی سیر کرتا ہے تو ان ملکوں اور شہروں کے فطری مناظر، روزمرہ زندگی اور تاریخی آثار سے نہ صرف متاثر ہوتی ہے بلکہ جذبہ تحیرو تجسّس سے ہر چیز کا بغور مشاہدہ کرتا ہے اور بعض اوقات پیش منظر میں موجود مناظر فطرت، کرداروں واقعات یا انسانی رویوں سے مماثل و متضاد کوئی منظر یا واقع جو اس کے ذہن کے گوشے میں محفوظ ہے ایک فطری ربط کی صورت میں فلیش بیک کو بروئے کار لاتے ہوئے حالیہ صورت حال کے مطابق منظر عام پر آکے تحریر کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس ساری صورت حال میں انسانی جذبات واحساست کا بہت بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ جو کہ تخیل کو متحرک کرکے ماضی کی یادوں کو موجود واقعات کے ساتھ ایک ترتیب سے جوڑ دیتے ہیں۔ [۳]

اردو ادب میں یعقوب نظامی ایک بڑا نام ہے۔ یعقوب نظامی کا آبائی وطن کشمیر ہے اس کے علاوہ برطانیہ کی شہریت بھی رکھتے ہیں ان کا تعلق پڑھے لکھے اور دینی گھرانے سے ہے۔ مانچسٹر سٹی کونسل میں

ڈپٹی منیجر کے عہدے پر فائز رہے اور ان کی بیگم شمیم نظامی بریڈ فورڈ کالج میں انگریزی زبان وادب کی پروفیسر ہیں۔ یعقوب نظامی سیر وسیاحت کے دل دادہ ہیں جب کوئی موقع میسر آئے اسے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اکثر وبیشتر ان کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ سیر ہم خیال لوگوں کے ساتھ ہی کی جائے وہ جہاں جاتے ہیں جو دیکھتے ہیں اس کے بارے میں جو احساسات رکھتے ہیں انھیں قلم بند کر لیتے ہیں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> جب میں سیاحت کے لیے رخت سفر باندھتا ہوں تو ساتھ ایک قلم اور ڈائری ضرور رکھتا ہوں تاکہ جو کچھ میں دیکھوں یا محسوس کروں اسے قلم بند بھی کرتا جاوں ہو سکتا ہے کہ میری طرح سیاحت کے لاکھوں دل دادہ جو کسی وہ سے اپنی خواہشات کو پورا نہیں کر پاتے وہ میری نظر سے دیکھی ہوئی چیزوں کو اپنے گھر بیٹھے بٹھائے پڑھ کر لطف اٹھائیں۔[۴]

یعقوب نظامی کے سفر ناموں میں 'مقدس سرزمین ،پیغمبروں کی سرزمین ،مغرب کی وادیوں میں ، اندلس منظر بہ منظر ،مصر کا بازار ،یورپ یورپ ہے ،برطانیہ سے جاپان اور دیکھ میرا کشمیر شامل ہیں۔ ان کے سفر ناموں کو پڑھنے کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ انھیں مسلمانوں کی مقدس سرزمین سے زیادہ عقیدت ہے اور اسی وجہ سے انھوں نے مقدس سرزمینوں کے سفر کے بعد سفر نامے تحریر کیے اور مزید ایک چیز جو یعقوب نظامی کے سفر ناموں میں دوسروں سے منفرد ہے وہ یہ کہ انھوں نے اپنے سفر ناموں میں مختلف مقامات کی تصاویر بھی شامل کی ہیں جس نے سفر ناموں کے حسن کو چار چاند لگا دیے اور قارئین کی دل چسپی کی بھی وجہ بنیں۔ یعقوب نظامی اُردو ادب کے سفر نامہ نگاروں میں ایک اُبھرتا ہوا نام ہے جنھوں نے برطانیہ میں رہتے ہوئے اُردو ادب کا دامن تھامے رکھا۔ ان کے سفر ناموں کی ادبی حیثیت نمایاں ہے۔ یعقوب نظامی نے اپنے سفر ناموں میں فلیش بیک تکنیک کو برتتے ہوئے مختلف تاریخی حقائق، سماجیات مختلف معاشروں کی رسوم و رواج، رہن سہن، تہذیب اور اطوار کو نہایت خوب صورتی سے رقم کیا ہے۔ آپ یورپ یورپ ہے کا مطالعہ کریں اندلس منظر بہ منظر کو پڑھیں ان کے پر لطف انداز تحریر سے محظوظ ہوں گے سفر ناموں میں لطف پیدا کرنے کے لیے وہ کہیں کہیں لطائف بھی بیان کرتے ہیں مثلاً حج کے سفر نامے مقدس سرزمین جو نسبتاً ان کا سنجیدہ سفر نامہ ہے، ایک جگہ لکھتے ہیں:

> ایک چور کسی گھر میں چوری کے لیے گیا خاتون خانہ کی آنکھ کھلی خاتون کسی حبشی عورت کی طرح موٹی تازی تھی اس نے لپک کر چور کو پکڑا اور زمین پر گرا کر اوپر چڑھ گئی اور پھر خاوند

> سے کہنے لگی: جاؤ پولیس کو بلا کر لاؤ خاوند تازہ تازہ نیند سے بیدا ہوا تھا چناں چہ اسے تیاری میں دیر ہو گئی عورت نے پوچھا پولیس لانے کے لیے گئے ہو یا نہیں؟ خاوند نے جواب دیا نہیں کیوں کہ مجھے جوتے نہیں مل رہے ہیں یہ سن کر عورت کے وزن کے نیچے دبے ہوئے چور نے درد سے کراہتے ہوئے کہا: بھائی! اگر اپنے جوتے نہیں ملے رہے تو میرے ہی پہن جاؤ اور مجھے اس عذاب سے نجات دلاؤ۔[۵]

ایک ماہر ادیب کی طرح وہ کسی منظر کی نقشہ کشی بھی بہت خوب صورتی سے کرتے ہیں، مثلاً مذکورہ بالا لطیفہ انھیں تب یاد آیا جب حاجی کیمپ میں ایک چھے فٹ کی پہلوان نما حبشی عورت نے کسی وجہ سے غصے میں آکر معلم کے ایک ورکر کو زمین پر گرایا اور اوپر بیٹھ گئی۔ یعقوب نظامی نے سفر نامے مقدس سرزمین حج میں سفر کے حالات لکھے سفر اختیار کرنے سے پہلے کی خوشی اور لوگوں کی مبارک باد اور دوستوں کے تحائف اور دعاؤں کی درخواستیں انتہائی دل کش انداز سے بیان کی ہیں وہ جہاز میں سوار تھے اور وہ جہاز مانچسٹر سے جدہ چھے گھنٹے میں پہنچے گا اب وہ منزل کی طرف سفر کر رہے تھے جہاز میں موجود لوگ مختلف کام کرکے اپنا وقت گزار رہے چند لوگ حج و عمرہ پر جانے والی گائیڈ بک کا مطالعہ کر رہے تھے اور چند قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اسی وقت یعقوب نظامی فلش بیک میں جا کر اس وقت کو سوچ رہے تھے جب بت پرستی کا دور تھا اور لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور بتوں کی تجارت ایک منافع بخش کاروبار بن چکا تھا اور وہ اس وقت میں کھو جاتے ہیں اور یوں پیش کرتے ہیں:

> آزر کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا عطا کیا جس کا نام ابراہیم رکھا گیا ابراہیم اپنے ہم عمر نوجوانوں سے جدا تھا یہ اپنی طبعیت اور خیالات کی بنیاد پر اپنے والد کا پیشہ اپنانے کی بجائے اپنے والد سے مختلف قسم کے عقلی سوالات کرنے لگتا ہے یہ سوالات اس نوعیت کے تھے کہ اس کے باپ بلکہ اس زمانے کے کسی بھی عالم فاضل آدمی کے پاس ان کے جواب نہیں تھے.......... حالانکہ اس زمانے کے دستور کے مطابق اسے اپنے باپ کا پیشہ اختیار کرنا تھا...... لیکن یہ سب کچھ اس کے ضمیر کے خلاف تھا وہ پتھر، مٹی اور لکڑی کے تراشے ہوئے بتوں کو خدا ماننے کے لیے تیار نہیں تھا اسے تو اللہ واحد کی تلاش تھی........ جو کسی ایک ملک یا علاقہ کا بادشاہ نہیں تھا بلکہ رب العالمین ہے۔[۶]

جدہ اور ہوائی اڈہ اور حاجی کیمپ کی تمام مشکلات اور رکاوٹوں کے بعد جب سب کوچ میں بیٹھے تو

سب کے مرجھائے ہوئے چہرے کھل اٹھے جدہ سے مکہ معظّمہ پچاس میل کے لگ بھگ ہے جب یعقوب نظامی کی گاڑی مکہ موڑی تو وہ فلیش بیک کے ذریعے چار ہزار سال پہلے کی تاریخ بیان کرتے ہیں جسے پڑھ کر قارئین کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ بھی ماضی میں چلے گئے ہیں:

> چار ہزار سال پہلے بھی تین رکنی قافلہ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی بیوی حضرت ہاجرہ اور بیٹا اسماعیل علیہ السلام طویل سفر کے بعد مکہ پہنچے تھے آج چار ہزار سال بعد ایک اور تین رکنی قافلہ یعقوب نظامی اپنی بیوی شمیم اور بیٹے حرم کے ساتھ اسی منزل کی طرف گامزن ہے فرق صرف حضرت ابراہیم اللہ کے برگزیدہ پیغمبر تھے جب کہ یعقوب نظامی اللہ کا ایک عام بندہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو اپنی بیوی اور لخت جگر کو اس ویران وادی میں اللہ کے سہارے چھوڑ کر واپس چلے گئے تھے۔[۷]

یعقوب نظامی اپنے سفر ناموں کے ذریعے ہمیں اسلام کی اس تاریخ سے آگاہ کرتے ہیں جس میں زمانی فرق ہے اور وہ ماضی کو حال سے مربوط کرتے ہیں اور یعقوب نظامی کے سفر نامے فلیش بیک تکنیک کی خوب صورت نمونوں سے مزین ہیں ان کا انداز بیان اس قدر خوب صورت ہے کہ منظر سے پس منظر تک جانے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہونے دیتے ایسے ہی بیت اللہ کو دیکھتے ہوئے ان کی آنکھوں کے سامنے کا منظر بدلتا ہے:

> میرے سامنے منظر بدلتے ہیں ایک منظر میرے سامنے یوں کھلا جیسے میں چار ہزار سال پہلے کے مکہ میں ہوں اور دیکھتا ہوں حضرت ہاجرہ نے جس مقام پر اپنا خیمہ نصب کیا تھا عین اسی جگہ آب زم زم کا چشمہ ابلنے لگا تو حضرت ہاجرہ نے چشمے کے کنارے اپنا جھونپڑا بنایا جس میں اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ رہنے لگیں ایسے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کی بستی کو امن کا شہر قرار دیا اور حضرت ابراہیم کو اپنا گھر بیت اللہ تعمیر کرنے کا حکم دیا۔[۸]

یعقوب نظامی اپنے سفر نامے کے ذریعے مسلمانوں کو بیت اللہ کی تعمیر اور حضرت ابراہیم کا اس میں کردار، حضرت محمدؐ کا تعمیر کعبہ میں حصہ لینا اور حجر اسود کو نصب کرنے کے وقت پیدا ہونے والے جھگڑے اور آپؐ کا اس مسئلے کے لیے حل ان تمام چیزوں کو وہ نہایت مہارت کے ساتھ پیش کرنے میں جس کو پڑھنے میں ایک عام قاری کو کسی مسئلہ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا:

باقوم نامی ایک رومی اور ایک قبطی معمار نے بیت اللہ پر لکڑی کا چھت ڈالا تھا جب کہ حطیم والی جگہ کے ارد گرد ایک دیوار کھڑی کر دی تا کہ طواف کروانے والے حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر تعمیر ہونے والے کعبہ کا طواف کر سکیں قریش کی تعمیر کعبہ میں حضور اکرمؐ نے خود حصہ لیا تھا آپؐ نے بحیثیت مزدور کام کیا اور پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے رہے اور پھر جب حجر اسود کو اس کے اصل مقام پر رکھنے کا وقت آیا تو قریش کا سردار یہ فریضہ خود ادا کرنا چاہتا تھا جس کی تدبیر حضور پاکؐ نے یہ نکالی کہ حجر اسود کو ایک چادر میں رکھا اور قریش کے تمام سرداروں سے کہا کہ اسے اٹھائیں جب حجر اسود اٹھا کر اوپر لایا گیا تو حضور اکرمؐ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اٹھا کر اصل مقام پر رکھ دیا۔[۹]

یعقوب نظامی اپنے سفر ناموں کے اندر ہر چھوٹی چھوٹی بات کو نہایت واضح انداز میں پیش کرتے ہیں جیسے انھوں نے اپنے سفر نامے اندلس منظر بہ منظر میں سفر کے دوران جہاز سے نیچے سمندر کا منظر پیش کیا اور جب وہ مالیگا پہنچے اور وہاں پر پیش آنے والے واقعہ کو فلیش بیک کے ذریعے سعودی عرب میں پیش آنے والے واقعہ کو بیان کرتے ہیں:

انتظار کے دوران مجھے یاد آیا کہ ۱۹۸۹ء میں، میں عمرہ کے لیے سعودی عرب گیا۔ ہوائی اڈہ پر امیگریشن آفیسر کے پاس جب میری باری آئی تو وہ اٹھ کر چلا گیا اب میں اور میرے ساتھی ایک لمبی قطار میں کھڑے امیگریشن آفیسر کی واپسی کا انتظار کرنے لگی انتظار کی گھڑیاں لمبی ہوتی ہیں اس دن یہ کچھ لمبی ہوتی چار گھنٹے تک پہنچ گئیں شور شرابے سے مسلسل انتظار کرتے رہے بیس سال بعد آج جب وہی بات دہرائی جانے لگی تو احساس ہونے لگا کہ مورخین بجا فرماتے ہیں کہ ہسپانیہ پر مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی۔[۱۰]

یعقوب نظامی کے سفر ناموں میں جہاں وہ کسی بھی ایسی جگہ کا ذکر کرتے ہیں جو کسی نہ کسی لحاظ سے مسلمانوں سے جڑی ہے تو وہ حال سے ماضی کو جوڑتے ہوئے وہاں کی تاریخ بھی بتاتے ہیں جو قارئین کے علم میں اضافہ کا باعث بنتی ہے اسی طرح وہ مسجد قرطبہ کے صحن میں موجود زمینوں کے درخت کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ تین ہزار سال پرانا ہے اور وہاں پر ایک تالاب موجود تھا اور تمام لوگ مصروف تھے یعقوب نظامی خیالوں کی دنیا میں ہزار سال پہلے چلے جاتے ہیں:

میں خیالوں کی دنیا میں ہزار سال پہلے چلا گیا جب سفید عمامے باندھے مسلمان بچے، جوان اور

بوڑھے اس تالاب پر وضو کیا کرتے تھے تالاب کے قریب مینار کے اوپر موذن کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا تب صحن کے دوسرے دروازوں سے باپردہ خواتین نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں داخل ہو رہی ہوتی تھیں خواتین اپنے ساتھ بچوں کو بھی لاتی تھیں تاکہ وہ بھی دین کو عملی لحاظ سے سیکھیں۔"

یعقوب نظامی کا ایک اور سفر نامہ یورپ یورپ ہے جس میں انھوں نے اٹلی، فرانس، بلجیم، جرمنی اور سوئزر لینڈ کی یادوں کو قلمبند کیا ہے جب سیاح آئس مین کو دیکھنے جارہا تھا تو بولزینو کے پہاڑ دیکھ کر انھیں مظفر آباد کا خیال آیا جس کے ساتھ ہی انھیں مظفر آباد میں بسنے والا ایک دوست محمد صادق یاد آتا ہے اور اس کو وہ یوں فلیش بیک کے ذریعے بیان کرتے ہیں:

مظفر آباد یاد کرتے ہی مجھے اپنے دوست محمد صادق اکاؤنٹنٹ بہت یاد آئے جن کا تعلق مظفر آباد سے تھا ممکن ہے صادق صاحب اس وقت مظفر آباد میں اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں کسی دبدبے والے رتبہ پر صادق صاحب کے ساتھ خادم بٹ، حفیظ سلہریا اور شاہ بھی یاد آئے ایک زمانے میں ہم سارے ساتھی میرپور اور گردونواح میں سیاحت کی پہلی منزلیں طے کیا کرتے تھے ہم تو ابھی تک اسی مشغلے میں مصروف ہیں معلوم نہیں دوسرے ساتھی کس شغل میں ہیں۔"[۱۲]

سیاح جب وینس پہنچے تو انھیں ہوٹل تلاش کرنے میں بہت دقت ہوئی اس مشکل کی وجہ سے سیاح کے ساتھی میر حسین نے کھانا نہ ملنے کا اعلان کیا جس کو سن کر سیاح کو پاکستان کا ایک مشہور پروگرام یاد آیا اس موقع پر فلیش بیک کے ساتھ انھوں نے سفر نامہ میں ایک سماں باندھ لیا:

ایک بار اشفاق احمد صاحب نے اپنے پروگرام "تلقین شاہ" میں بتایا تھا کہ میرا نانا کنجوس تھا ہم بچپن میں اپنے نانا کے گھر جاتے تو نانا جان پوچھا کرتے تھے کہ بیٹا رات کو کھانا کھانا ہے یا ایک آنہ نقد لینا ہے بچے ذرا لالچی ہوتے ہیں چناں چہ ہم کھانے کے بجائے ایک آنہ مانگتے نانا جھٹ ایک آنہ دے دیتے رات کو جب سو جاتے تو نانا وہ آنہ ہماری مٹھی سے نکال لیتے صبح اٹھتے تو نانا جان کہتے کہ رات کو جو آنہ دیا تھا وہ دکھائیں تو ناشتہ ملے گا ہم لاکھ تلاش کرتے لیکن آنہ نہ ملتا اس طرح سزا کے طور پر ہمیں ناشتہ نہیں ملتا تھا یوں جیسے گھر سے جاکر اسی طرح بھوکے واپس آجاتے۔"[۱۳]

۱۹۹۹ء میں بریڈ فورڈ میں معاکالائسنس ''آواز میڈیا'' کو ملا جنھوں نے عراق اور کشمیر کے ضرورت مندوں کے لیے مدد کی اپیل کی جس کے نتیجے میں ۸۰۰۰۴اپونڈ کی خطیر رقم جمع ہوئی اس رقم میں ۷۰۰۰۴ پونڈ عراق کے لیے جمع ہوئے تھے۔ یہ رقم عراق تک پہنچانا مشکل تھا چناں چہ یہ رقم پہنچانے کے لیے ایک وفد بھیجا گیا اس وفد میں یعقوب نظامی بھی شامل تھے اسی سفر کی روداد انھوں نے اپنے سفر نامہ پیغمبروں کی سرزمین میں قلم بند کی ہے اس سفر نامہ میں مختلف مقامات کو دیکھ کر یعقوب نظامی کے ذہن میں ماضی دوڑنے لگتا ہے جسے انھوں نے فلش بیک تکنیک کے ذریعے قلم بند کیا ہے۔ جب یعقوب نظامی کا جہاز بیروت سے اڑ کر دمشق کے ہوائی اڈے پر اترنا تھا یہ سفر پینالیس منٹ کا ہے کپتان نے اعلان کیا کہ جہاز رات ایک بجے شام کے دارالحکومت دمشق میں اترے گا شام اور دمشق کا نام سنتے ہی سیاح کی سوچیں انھیں اس دور میں لے گئیں جب حضور اکرمؐ نبوت سے قبل حضرت خدیجہؓ کا تجارتی سامان لے کر دو بار شام تشریف لے گئے:

> حضرت محمدؐ کا یہ سفر پیدل ہوا کرتا تھا مجھے اس خاک کو دیکھنے اور چھونے کا شوق تھا جہاں حضور اکرمؐ نے آج سے چودہ سو سال قبل اپنے قدم مبارک رکھے تھے جہاں بعد میں اسلامی حکومت کا دارالخلافہ منتقل ہوا۔[14]

عراق کے مختلف شہروں کا سفر کرتے ہوئے جب یعقوب نظامی بابل پہنچے تو انھیں ایک میوزیم میں جانے کا اتفاق ہوا اور اسی میوزیم کو دیکھ کر وہ ماضی میں گئے اور اس کو فلیش بیک کے ذریعے دل چسپ انداز میں پیش کرتے ہیں:

> میوزیم میں ایک کنواں دیکھا جس کے بارے میں روایت ہے کہ یہ ہاروت و ماروت دو فرشتوں کا کنواں ہے کنواں دیکھا تو انھیں یاد آیا کہ ۵۹۸ قبل مسیح میں بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشلم پر حملہ کرکے شہر کو تباہ کرنے کے بعد یہودیوں کے عالم فاضل لوگوں کو قیدی بنا کر بابل میں قید کر دیا تھا قیدی بن کر بھی انھوں نے عبرت حاصل نہ کی۔[15]

یعقوب نظامی کے سفر ناموں میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ وہ اکثر جگہوں کے بارے میں جو متنازعہ باتیں ہیں ان کا بھی ذکر کرتے ہیں سیاح جب نجف شہر میں پہنچے تو وہ حضرت علیؓ کے روضہ پر حاضری دینے گئے۔ روضہ علی کے بارے میں مختلف رائے کہ جب وہ نجف اشرف میں روضہ علیؓ پر پہنچے تو ان کے

ذہن میں سوچیں گردش کرنے لگیں:

> نجف اشرف میں حضرت علیؓ کے جگ مگ کرتے روضے پر حاضری دینے سے دل میں جو خوشی اور سکون پیدا ہوا تھا وہ راویوں کی مختلف آرا کے بعد پھیکا پڑ گیا میں اسلام کی اس عظیم ہستی کے بارے میں سوچتا رہا.. حضرت علیؓ کا عشق رسول میں ڈوبا ہوا یہ کارنامہ اتنا بڑا اور نمایاں ہے کہ اسے دشمن علی اور دشمنان اسلام نے بھی ہمیشہ سراہا۔[۱۶]

عراق کے مختلف شہروں کا سفر کرتے ہوئے جب یعقوب نظامی بیت المقدس میں تھے وہ فلیش بیک کے ذریعے فروری ۱۹۷۴ء میں پہنچ گئے:۔

> جب میں بیت المقدس میں تھا تب مجھے یاد آیا کہ فروری ۱۹۷۴ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو نے لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کی تو اس میں فلسطین کے مفتی اعظم سید محمد امین الحسینی بھی پاکستان کی خصوصی دعوت پر تشریف لائے۔ یہ وہی مفتی صاحب تھے جنہوں نے مولانا محمد علی جوہر کی بیت المقدس میں دفن کرنے کی تجویز دی اور پھر مسجد اقصیٰ کے ساتھ حجروں میں سے ایک حجرے میں ان کی تدفین کا بندوبست کیا گیا تھا۔[۱۷]

یعقوب نظامی کے زیادہ تر سفر اسلامی ممالک کی طرف کے ہیں تاکہ وہ اسلامی تہذیب و تمدن دیکھنے کے ساتھ ساتھ حلال کھانے بھی کھائیں اور پھر اس وجہ سے اسلامی ملکوں کو مالی فائدہ بھی پہنچے سیاح سفر کے آغاز میں جب جہاز سوار ہوا تو ایک عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ لڑتے دیکھ کر اسے اپنے گاؤں کی ایک عورت یاد آئی:

> اس بے مثال جوڑے کو دیکھا تو مجھے یاد آیا۔۔ ایک ایسی ہی عورت مردہ سمجھ کر دفنانے کا اہتمام کیا۔۔ راستے میں جنازہ ایک کھمبے سے ٹکرایا تو جھٹکے سے عورت ہوش میں آ گئی۔۔ دوبارہ وفات پائی۔۔ جب جب جنازہ اٹھائے کلمہ طیبہ پڑھتے قبرستان جارہے تھے تب خاوند بلند آواز پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ کھمبا بچاکے۔۔ کھمبا بچاکے۔۔[۱۸]

یعقوب نظامی جب لڑکوں کے ساتھ کلب گئے تو لڑکوں نے انھیں مراکش میں عیاشی کے اڈوں کی تفصیل سنائی جسے سن کر انھیں ایک برطانوی لڑکی یاد آ گئی:۔

> نسیمہ سفید فام بالکل انگریزی لڑکیوں کی طرف نظر آئی ہے خیال ہے جب مسلمانوں کو

اندلس سے نکال دیا گیا تو ان کا خاندان بحیرہ روم عبور کر کے شمالی افریقہ میں پناہ گزین ہوا۔
جن ملکوں میں فوجی اور سیاح جانا شروع کر دیں وہاں پیسے کی توریل پیل ہو جاتی ہے. ایسے
میں اہل الجزائر کہتے ہیں کہ ہمیں اس پیسے اور رزق کی ضرورت نہیں جس میں ہم اپنی عزت
نفس کھو دیں۔[۱۹]

یعقوب نظامی نے اپنے سفر ناموں میں ذاتی مشاہدات و تجربات کے بیان کے ساتھ ساتھ حال کے تناظر میں قدیم معاشروں، تہذیبوں، فنون لطیفہ، فن تعمیر، سیاست، تعلیم، شاعری کے ساتھ روایات کو بھی حال کے آئینے میں پیش کیا ہے۔ یعقوب نظامی نے فلش بیک تکنیک کو اس خوبی سے برتا ہے کہ انسانی زندگی میں رونما ہونے والے بہت سے واقعات اس کے ذہن میں اس طرح نقش ہو جاتے ہیں کہ جیسے اس سے ملتا جلتا واقعہ زندگی میں دوبارہ اس کے سامنے آجاتا ہے اور پھر اس کے لاشعور میں ماضی کے واقعات حال کے واقعات کی باہمی مماثلت سے تحریری یا تقریری صورت میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یعقوب نظامی نے حال کے واقعات و مشاہدات سے جوڑے ماضی کے مشاہدات و تجربات کو منظر عام پر لانے کا وسیلہ بنایا ہے، جس کی وجہ سے ماضی کی متحرک تصاویر صاف وشفاف انداز میں تخیل کی رو میں بہہ کر صفحہ قرطاس پر منعکس ہو جاتی ہے۔ انھوں نے فلش بیک تکنیک کے ذریعے ان مشاہدات و تجربات کو دوبارہ زندہ کیا ہے جو ادیب اپنے فن پارے میں پس منظری معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے اس تکنیک کو بہ طور حربہ استعمال کیا ہے۔ انھوں نے اپنے بہترین اسلوب سے فلیش بیک تکنیک کے ذریعے اپنے سفر ناموں میں ایک ایسا سما باندھ دیا ہے کہ ماضی و حال اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے آگیا ہے۔ انھوں کے ہاں یادوں کے جزیروں کو حال کے ماحول میں پیوست کرنے کے لیے اس حربے کا استعمال کیا ہے۔ مجموعی فضا انتہائی اثر انگیز ہے۔ فلش بیک تکنیک کے ذریعے جہاں زندگی کے نئے گوشوں کی نقاب کشائی حال کے آئینے میں متحرک انداز میں کی ہے وہیں ماضی و حال کے سنگم پر مشرقی و مغربی روایات کے اعلا درجے کے نمونے بھی دکھائے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء)، ۷۴۔

2. J.A Cuddon, *the Penguin Dictionary of literary terms and Literary theory* (London: Penguin Books, 1999), 321.

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر سید اظہر حسین شاہ، "فلش بیک ایک تعارف"، مشمولہ: جہانِ تحقیق، جلد ۴، شمارہ ۲، جون

۲۰۲۱ء، ص ۵-۶۔

۴۔ یعقوب نظامی، مصر کا بازار (لاہور: نگارشات پبلشرز، ۲۰۱۳ء)، ۱۳۔

۵۔ یعقوب نظامی، مقدس سرزمین (لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب، ۲۰۱۳ء)، ۴۴۔

۶۔ ایضاً، ۴۵۔

۷۔ ایضاً، ۴۹۔

۸۔ ایضاً، ۸۶۔

۹۔ ایضاً، ۸۹۔

۱۰۔ یعقوب نظامی، اندلس منظر بہ منظر (لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب، ۲۰۱۰ء)، ۳۴۔

۱۱۔ ایضاً، ۱۵۶۔

۱۲۔ یعقوب نظامی، یورپ یورپ ہے (لاہور: الفصیل ناشران وتاجران کتب، ۲۰۱۲ء)، ۵۵۔

۱۳۔ ایضاً، ۶۷۔

۱۴۔ یعقوب نظامی، پیغمبروں کی سرزمین (لاہور: الفصیل ناشران وتاجران کتب، ۲۰۱۲ء)، ۳۲۔

۱۵۔ ایضاً، ۱۱۹-۱۱۸۔

۱۶۔ ایضاً، ۱۳۲-۱۳۳۔

۱۷۔ ایضاً، ۱۹۳۔

۱۸۔ یعقوب نظامی، مغرب کی وادیوں میں (لاہور: الفصیل ناشران وتاجران کتب، ۲۰۱۷ء)، ۳۰۔

۱۹۔ ایضاً، ۱۱۹-۱۱۸۔